بلاسود بنکاری

مسائل، مشکلات اوران کے حل کی تدابیر

ماخوذ از بلاسود بنکاری رپورٹ

پیش کنندہ: جسٹس ڈاکٹر تنزیل الرحمٰن سابق چیئرمین اسلامی نظریاتی کونسل پاکستان

(ساتویں قسط)

نوٹ: زیرنظر رپورٹ کی چھ قسطیں مجلّہ فقہ اسلامی کے ماہ ستمبر، نومبر، دسمبر ۲۰۱۶ء، جنوری فروری اور مارچ ۲۰۱۷ء کے شمارہ میں شائع ہوچکی ہے۔اس رپورٹ کو بین الاقوامی سطح پر بہت سراہا گیا اور اسی کے مطابق پاکستان میں غیرسودی بینکاری راسلامی بینکاری پر عملی کام کا آغاز ہوا۔ہم اپنے قارئین کی خدمت میں اس کی دوسری قسط پیش کررہے ہیں۔یہ رپورٹ کونسل کی ۱۹۶۹ کی سفارشات، ۱۹۸۰ کی سفارشات اور۱۹۸۴ کی سفارشات پر مشتمل ہےاوراس کا انگریزی سے اردو میں ترجمہ ۱۹۸۸ میں مکمل ہوا......جوقسط وار نذر قارئین ہے۔

....

مرکزی بنک کاری اورزری حکمت عملی

بحیثیت ملک کے مرکزی بنک کے ۱۹۵۶ء کے اسٹیٹ بنک کے ایکٹ کے تحت اسٹیٹ بنک کے فرائض میں زراوراعتبار کے نظام کا انضباط اوراس نظام میں قومی ضرورت اور مفاد کے لحاظ سے ترقی کاحصول تاکہ زری استحکام اورملک کے پیداواری وسائل سے مکمل استفادہ کیاجاسکے شامل ہیں۔(۱)غیرسودی نظام کے تحت بھی ااسٹیٹ بنک کے فرائض اسی طرح برقراررہیں گے۔اس کے ساتھ ہی ساتھ یہ موجودہ مرکزی بنک کے دیگرفرائض بھی انجام دیتارہے گا۔جیسے زرکاغذی کااجراء ،زراعتباری کاانضباط حکومت کابنکار ومالی مشیراوربنک کاری نظام کے لئے نقدپذیری کی فراہمی کاذریعہ۔

۴۔۲ اسٹیٹ بنک زری حکمت عملی کے لئے مختلف بنکاری قوانین کے تحت جن دستاویزوں اور طریقوں سے کام لیتارہاہے وہ غیرسودی نظام میں بھی جوں کےتوں برقرار رہیں گے۔انضباطی

تدابیر جو برقرار رہیں گی مندرج ذیل ہیں۔

(۱) کم سے کم نقدزر محفوظ کی طلبی۔

(۲) نقد پذیری کے تناسب میں کمی بیشی۔

(۳) بنکوں کے قرض اور سرمایہ کاری کی مجموعی حد۔

(۴) ترجیحی مدات کو رقم کی فراہمی کے لئے اختیاری ہدف۔

(۵) زر اعتبار کی امتیازی نگرانی۔(۱)

(۶) بنکوں کو ایسی ہدایات کا اجراء جو بنک کاری طریقوں سے متعلق ہیں لیکن پالیسی کے ذیل میں نہیں آتیں ہوں۔

(۷) اخلاقی ترغیب۔

بہرحال جب سود ختم ہو جائے گا تو سود کا حربہ غیر ضروری ہو جائے گا۔اسی طرح اسٹیٹ بنک بنکوں اور دوسرے مالیاتی اداروں کو جو مالی امداد دیتا ہے۔اور اس سے زر اور اعتبار زر میں انضباط کا کام بھی لیتا ہے اس کی نوعیت سے اسٹیٹ بنک آف پاکستان کی حیثیت میں بھی فرق واقع ہو جائے گا۔کیونکہ اب یہ امداد مقررہ شرح سود کے بجائے نفع/نقصان میں حصہ داری کی بنیاد پر دی جائے گی۔پھر سود کے خاتمے سے کھلے بازار کے طریق عمل (operations) پر بھی اثرات مرتب ہوں گے۔

۴۔۳ نئے نظام میں زری حکمت عملی کے جن طریقوں پر کوئی اثر نہیں پڑے گا ان پر پہلے بحث کی جا چکی ہے یہاں ان طریقوں پر بحث کی جائے گی جو اس سے متاثر ہوں گے اور جنہیں یا تو ختم کرنا پڑے گا یا ان میں خاصا ردوبدل کرنا ہوگا۔

زری حکمت عملی جس پر خاتمہ سود کا خاص اثر نہ پڑے گا

(الف) کم سے کم زر محفوظ کی ضرورت

۴۔۴ اسٹیٹ بنک کو یہ اختیار ہے کہ وہ بنکوں کو ان کے عندالطلب اور میعادی واجبات کا ایک خاص تناسب اپنے پاس رکھوانے کی ہدایت کرے نیز یہ اختیار بھی ہے کہ اگر وہ ضروری سمجھے تو اس تناسب میں کمی بیشی کرے۔اس میں چونکہ سود کا کوئی دخل نہیں ہے اس لئے کسی قسم کی تبدیلی کی ضرورت نہیں۔اس وقت یہ تناسب پانچ فیصد ہے۔(۲)۔تناسب میں کمی بیشی سے بنک کی اپنے گاہکوں کو رقم

کی فراہمی کی مقدار پر اثر پڑتا ہے اوراس طرح یہ زری حکمت عملی پر کنٹرول کرنے کی تدبیر کے بطور بھی استعمال ہوتی ہے۔ نئے نظام کے تحت اسٹیٹ بنک اس حربے کو استعمال کرسکتا ہے۔اس مقصد کے لئے قانون میں صرف معمولی تبدیلی کی ضرورت ہوگی۔جس کے تحت کم سے کم زرمحفوظ کی ضرورت کی عدم تعمیل کی بناء پر جرمانہ عائد کیا جائے گا۔بہرحال قانون کی ایک شق یہ بھی ہے کہ اگر کسی دن کسی بنک کی طرف سے جمع کردہ رقم کم سے کم مطلوب رقم سے کم ہوجائے تواس کمی کی حد تک اس بنک کواسٹیٹ بنک میں تعزیری سود ادا کرنا پڑتا ہے۔جس کی تعزیری شرح ااسٹیٹ بنک کی مقررہ شرح سے ۳ تا ۵ فیصد سے متجاوز ہوسکتی ہے اس غرض کے لئے ایسی شق کا اضافہ کرنا پڑے گا جس میں سود کا عنصر نہ ہو جیسے ااسٹیٹ بنک کی طرف سے یومیہ جرمانہ عائد کرنے کا اختیار جو غیر ادا شدہ رقم سے نسبت رکھتا ہو۔

(ب)نقد پذیری کے تناسب کی ضرورت

۴۔۵ نقد پذیری کے تناسب کی ضرورت سے مراد وہ قانونی ضرورت ہے جو ہر بنک کواس کی پاکستان میں عندالطلب اور میعادی واجبات (ان میں وہ رقوم بھی شامل ہیں جوااسٹیٹ بنک میں جمع کروائی جائیں) کاایک خاص فیصد نقد پذیر رکھنے کا تقاضا کرتی ہے۔یہ فیصد نقدی کی شکل میں بھی ہوسکتا ہے۔سونے کی شکل میں بھی اور غیر مرہونہ منظور شدہ تمسکات کی شکل میں بھی۔اس وقت نقد پذیری کا تناسب پاکستان میں ہر بنک کی عندالطلب اور میعادی واجبات کا ۳۵ فیصد ہے۔یہ مطلوبہ رقم یہ اعتماد پیدا کرتی ہے کہ ملک میں بنکوں کے پاس کافی مقدار میں نقد پذیر اثاثے ہیں۔جس سے وہ غیر متوقع حالات میں اپنی ذمہ داریاں پوری کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔نقد پذیری کا تناسب نجی شعبے میں اعتبار کی فراہمی کی اہلیت کو متاثر کرتا ہے۔جبکہ نقد محفوظات کی ضرورت میں تبدیلی اگراس کے مطابق مجموعی طور پر نقد پذیری کے تناسب میں تبدیلی نہ کی گئی ہو تو حکومت کی کفالتوں میں بنک کی سرمایہ کاری کی مقدار کو متاثر کرتی ہے۔

۴۔۶ غیر سودی نظام میں نقد پذیری کے تناسب کی ضرورت کو زری پالیسی کے حربے کے طور پر برقرار رکھا جائے گا۔اوراس تبدیلی کے ہوتے ہوئے بنک کی حفاظت میں جو کفالتیں ہوں گی وہ بھی سودی نہیں ہوں گے۔سود کے خاتمے کے بعد بنکوں کو اپنے موجودہ سرکاری اوردوسرے منظور شدہ

سودی تمسکات کی جگہ ایسے مالی وثیقے حاصل کرنا پڑیں گے جو شرعاً جائز ہیں۔اورانہیں حکومت نقد پذیری کی ضرورت کی تکمیل کے لئے منظور کرتی ہے۔

۴۔۷ اب تک اسٹیٹ بنک کو یہ اختیار حاصل رہا ہے کہ وہ اس ضرورت کے پورا نہ کرنے پر تعزیری سود عائد کر سکے۔اب اس تعزیری سود کو بدل کران خطوط پر عمل کرنا پڑے گا جیسا کہ کم سے کم نقد محفوظ کی ضرورت کے سلسلے میں اس سے پہلے تجویز کیا گیا ہے۔

(ج) بنکوں کے قرضے اور سرمایہ کاری کی بحیثیت مجموعی تحدید

۴۔۸ مجموعی اعتبار زر کی جو حد فی الحال نجی شعبے میں توسیع اعتبار زر کی مقدار پر لگائی گئی ہے تاکہ تجارتی بنکوں کے مجموعی اعتبار زر کی ہر سال کے مقرر کردہ زر اور اعتبار زر کے پھیلاؤ کو محفوظ سطح سے باہر نہ نکلنے دیا جائے اس سطح کا تخمینہ سالانہ منصوبہ کے تحت پیداوار، سرمایہ کاری اور متوقع توازن ادائیگی کے پیش نظر کیا جاتا ہے۔اگر کوئی بنک اعتبار کی اس انتہا سے تجاوز کرتا ہے تو اس کو اضافے کے مساوی ایک رقم اسٹیٹ بنک میں بغیر سود کے امانت رکھوانا پڑتی ہے۔اور یہ اس وقت تک رہتی ہے جب تک کہ بنک اپنی اعتبار زر کی انتہائی حد کو مقررہ حد کے مطابق نہ بنا لے۔اگر بنک امانت نہ رکھوا سکے تو اس اضافی رقم پر تعزیری سود عائد کیا جاتا ہے۔

۴۔۹ اس طریق کار میں کسی تبدیلی کی ضرورت نہیں ہوگی۔الا یہ کہ تعزیری سود کی جگہ تعزیری جرمانہ کا نظام نافذ کرنا پڑے گا جو اضافی رقم کے متناسب ہوگا۔

(د) ترجیحی شعبے میں مال کی فراہمی کے لئے زری اہداف

۴۔۱۰ قومی قرضہ جاتی مشاورتی کونسل کی سفارش پر اسٹیٹ بنک تجارتی بنکوں کے لئے اعتبار زر کا ہدف مقرر کرتا ہے۔اس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ معاشی اور سماجی مقاصد کے حصول کی غرض سے مخصوص شعبوں کے لئے ایک کم سے کم رقم ضرور مہیا کی جا سکے۔آج کل یہ اہداف بنکوں کو دیئے جاتے ہیں تاکہ وہ صنعت اور تجارت کے لئے' اور زرعی پیداوار کے لئے' زراعت میں قائم سرمایہ کاری کے لئے' اور سستے مکانوں کے لئے' لازمی طور پر چھوٹے قرض فراہم کریں۔بلاسودی نظام میں اس حربے کے استعمال پر کوئی پابندی نہیں ہے۔جو تبدیلی مطلوب ہے وہ صرف سودی جرمانے کی شق سے متعلق ہے جیسا کہ پچھلے پیرا میں ایسی تبدیلی کی گئی ہے۔

☆البلاء یقرب بینک وبین اللہ ویعلمک الدعاء ویذھب عنک الکبر والعجب والفخر.☆

(ہ)تمیزی اعتبار کا انضباط(selected Credit Controls)

۴۔۱۱ اسٹیٹ بنک کو یہ اختیار بھی ہے کہ وہ معیشت کے مختلف شعبوں میں خاص خاص مقاصد کے لئے اعتبار کے انضباط کی خاطر تمیزی یا کیفیتی نگرانی کرے۔عمومی یا کمیتی اعتبار کے انضباط کے اقدامات سے اعتبار کی مجموعی مقدار اور اس کی لاگت پر اثر پڑتا ہے۔اس کے مقابلے میں تمیزی اعتبار کے انضباط سے قابل دستیاب قرضوں کی تقسیم یا ان کی جمع پر اثر پڑتا ہے۔ان بندشوں کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ خاص مقاصد کے لئے اعتبار کے بہت زیادہ استعمال کو روکا جائے یا کچھ پسندیدہ مقاصد کے لئے اس کی ہمت افزائی کی جائے۔اس مقصد کے لئے اسٹیٹ بنک وہ لازمی حد ادنی مقرر کرتا ہے جو تجارتی بنکوں کو قبضے میں رکھنا پڑتی ہے۔جہاں یہ حد پہلے سے متعین ہو وہاں اس حد میں اضافہ کی یا اس کی منسوخی عمل میں لائی جاتی ہے۔مزید برآں اسٹیٹ بنک اگر مناسب سمجھے تو اس زیادہ سے زیادہ مدت کا تعین بھی کر سکتا ہے۔جس کے لئے بعض اجناس کی ضمانت پر قرضے دیئے جاتے ہیں۔تمیزی اعتبار کا انضباط مختلف اجناس کی قیمتوں میں معقول حد تک استحکام پیدا کرنے میں معاون ثابت ہوتا ہے کیونکہ اس طرح ان کے لئے قرضوں کی فراہمی منضبط ہوتی ہے۔جس سے تاجر برادری ان اشیاء کو خریدتی اور ذخیرہ کرتی ہے۔اسٹیٹ بنک تمیزی اعتبار کے انضباط کے طریق کار پر اس لئے عمل کرتا ہے کہ غلے اور روز مرہ کے استعمال کے سامان کی قیمتیں بڑھنے کی توقع پر تاجروں میں ذخیرہ اندوزی کا جو رجحان ہے اس کی روک تھام ہو سکے۔تمیزی اعتبار کے انضباط کا اختیار ایسا ہے جس پر عمل درآمد میں سود کا عنصر شامل نہیں ہے۔چنانچہ اسٹیٹ بنک کا یہ اختیار اس طرح برقرار رہے گا۔اجناس کی ضمانت پر یا درآمدی قرضے کا کھولنا بنک کے قرضے دینے میں حد ادنی کی شرط جہاں کہیں ضرورت ہوئی عائد کی جاتی رہے گی۔البتہ بنک کی مالکاری میں جو نفع/نقصان میں حصہ داری کی بنیاد پر ہوتی ہے بنک سے رقوم حاصل کرنے والوں کے لئے ان کے اپنے حصے کی رقم کا تناسب مقرر کرنے کا اختیار بینک کے پاس رہے گا۔

(و)ہدایات کا اجراء

۴۔۱۲ عام اور تمیزی اعتبار پر بندشوں کے علاوہ اسٹیٹ بنک کو یہ بھی اختیار حاصل ہے کہ وہ بنکوں کو بالعموم یا کسی بھی انفرادی بنک کو کسی خاص معاملے میں (جیسے اعتبار کی مجموعی رقم کا معاملہ جس میں

کسی مقصد کے لئے اضافہ کیا جاسکتا ہے یا امانات اور قرضوں پر شرح سود کا مسئلہ)ہدایات دے سکتا ہے۔اب تک اسٹیٹ بنک یہ اختیار امانات اور قرضوں پر شرح سود کے تعین اور انفرادی بنکوں کو سرمائے کی مالکاری کی حدود کے تعین کی حد تک استعمال کرتا تھا۔

۴۔۱۳ اسٹیٹ بنک اس اختیار کو حسب معمول استعمال کرتا رہے گا۔الا یہ کہ سود کے خاتمے کے بعد قرضوں پر کم سے کم اور زیادہ سے زیادہ شرح سود اور امانات پر کم سے کم شرح سود مقرر کرنے کی بجائے بنکوں کی طرف سے کی ہوئی سرمایہ کاری اور میعادی پس انداز امانات پر منافع میں حصہ داری کی زیادہ سے زیادہ اور کم سے کم نسبت کا تعین کرے گا۔

(ز)اخلاقی ترغیب

۴۔۱۴ اخلاقی ترغیب میں غیر رسمی روابط'مشورے اور مرکزی بنک اور تجارتی بنکوں کے افسروں کی ملاقاتیں شامل ہیں تاکہ ان میں انفرادی بنکوں یا بیک وقت کئی بنکوں یا بنک کاری نظام کو مرکزی بنک کی مقرر کردہ حکمت عملی اختیار کرنے پر رسمی ہدایت یا قانونی پابندیوں کے بغیر آمادہ کیا جاسکے۔سود کے خاتمے کے بعد اسٹیٹ بنک کے اس اختیار میں کسی ردوبدل کی ضرورت نہیں ہوگی۔

زری حکمت عملی کی تدابیر جو سود کے خاتمے سے متاثر ہونگی اور سرمایہ کاری کی حکمت عملی کے متبادل طریقے

۴۔۱۵ سود کے خاتمے اور اس کی جگہ دوسری عملی تدابیر کے امکان کے پیش نظر جن موجودہ انضباطی تدابیر پر اثر پڑے گا ان پر درج ذیل سطور میں روشنی ڈالی گئی ہے۔

(ح)مرکزی شرح سود

۴۔۱۶ مرکزی شرح سود'سود کی وہ شرح جو اسٹیٹ بنک ان ہنڈیوں اور دوسرے وثیقوں کی کٹوتی پر عام طور سے وصول کرتا ہے جو تجارتی بنک اس کو پیش کرتے ہیں۔نیز اس شرح پر اسٹیٹ بنک جدولی بنکوں اور مالیاتی اداروں کو کفالت کے تحت قرضے فراہم کرتا ہے۔اسٹیٹ بنک اگر مرکزی شرح تبدیل کردے تو اس کے مطابق معیشت میں سود کی عام شرح میں تبدیلی ہوجاتی ہے۔اس طرح مرکزی شرح میں اضافہ یا کمی سے قرضہ لینے والوں کے لئے قرضہ مہنگا یا سستا پڑنے لگتا ہے۔اور اس طرح یہ شرح بالواسطہ طور پر اعتبار کی مجموعی طلب پر اثر انداز ہوتی ہے۔بعض اوقات مرکزی شرح کی تدبیر

کودوسری تدابیر جیسے کھلے بازار کے طریق کار نقد محفوظ کی ضرورت میں کمی یا بیشی نقد پذیری کے تناسب میں تبدیلی کے ساتھ اختیار کیا جاتا ہے۔تاکہ بنکوں کی قرض فراہم کرنے کی صلاحیت میں اضافہ یا کمی کر کے معیشت میں اعتبار کی طلب پر بالواسطہ اثر ڈالا جائے اور اس طرح مرکزی شرح کی تدبیر زیادہ موثر ہو سکے۔عام طور پر مرکزی شرح سود میں اضافہ اس وقت کیا جاتا ہے جب مرکزی بینک یہ محسوس کرتا ہے کہ بینک کے اعتبار کی طلب اتنی زیادہ ہوگئی ہے کہ اس کی تکمیل سے افراط زر اور توازن ادائیگی کے مسائل پیدا ہو جائیں گے۔ان مقاصد کے حصول کے لئے مرکزی شرح سود میں تبدیلی کی جائے یا نہیں اور اگر کی جائے تو کس حد تک کی جائے اس کا انحصار کئی عوامل پر ہے۔جیسے زر اور سرمائے کی منڈی میں ترقی کا مرحلہ معیشت میں مسابقت کی کیفیت حکومت کے مالیاتی مسلک اور مرکزی شرح میں تبدیلی کی وجہ سے کھلے بازار میں شرح سود پر جو اثر پڑتا ہے اس کے بعد قرضہ لینے والے کو نفع کی کس حد تک توقعات ہیں۔یہاں اس مسئلے پر بحث پیش نظر نہیں ہے لیکن اس حقیقت کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا کہ وہ شرح سود جو قرض دار کو ادا کرنا پڑتی ہے اس کا تعین مرکزی شرح سے ہوتا ہے اور یہ تخصیصی (Allocative) ذمہ داری انجام دیتی ہے۔یعنی اس شرح کی وجہ سے سرمائے کا بہاؤ اس کاروبار کی طرف ہوتا ہے جہاں اس کی مختتم کارکردگی شرح سود سے زیادہ ہوگی یہ ضروری نہیں ہے کہ جہاں سرمائے پر نفع کی شرح زیادہ ہو وہ معاشرتی نقطہ نظر سے بھی اہمیت رکھتی ہو جبکہ بعض اوقات تو ایسا ہوتا ہے کہ بعض جگہ نفع بہت کم ہوتا ہے یا مالیاتی نقطہ نظر سے سرے سے ہوتا ہی نہیں لیکن وہاں روپیہ لگانا معاشرتی نقطہ نظر سے بھی ضروری ہوتا ہے اور مجموعی معاشی ترقی کے نقطہ نظر سے بھی۔مثال کے طور پر معاشرتی بالائی مصارف اور بشری سرمائے پر روپیہ خرچ کرنا۔بہر حال ان قیود کے باوجود تخصیص عمل میں شرح سود ایک اہم کردار انجام دیتی ہے۔اس کے علاوہ یہ بھی حقیقت ہے کہ بینک اور مالیاتی ادارے جو شرح سود ادا کرتے ہیں اس کا اثر پس اندازیوں پر بھی پڑتا ہے۔آخر میں یہ بھی ذہن میں رکھنا چاہئے کہ دوسرے کاروباریوں کی طرح مالی اداروں کو بھی آمدنی کی ضرورت ہے۔کیونکہ ان کو اپنے مصارف پورے کرنا پڑتے ہیں اپنی لگائی ہوئی رقموں پر نفع دینا پڑتا ہے اور اپنے روپیہ جمع کروانے والوں کو بھی معاوضہ ادا کرنا پڑتا ہے۔چنانچہ مرکزی شرح اور سود کی چالو شرحوں کی جگہ ایک ایسی تدبیر اختیار کرنا پڑے گی جو سرمایہ کاری کی جانی والی رقوم کی طلب و رسد پر اثر ڈال سکے لیکن ساتھ ہی ربا کی تعریف میں نہ آئے۔

۴۔۱۷ اس پر سب کا اتفاق ہے کہ بینک اور مالیاتی اداروں کے قرضوں اوران کی امانتوں کوشرح سود کی شرط کے بجائے نفع ونقصان میں حصہ داری کی شرط سے بدل دیا جانا چاہئے۔ایسی صورت میں یہی راستہ رہ گیا ہے کہ جس طرح اب تک اسٹیٹ بینک مرکزی شرح میں ردوبدل کرنے کا اختیار رکھتا تھا اسی طرح آئندہ سے اسے اس کی جگہ نفع میں اپنی حصہ داری کا تناسب مقرر کرنے اوراس میں حسب ضرورت کمی بیشی کرنے کا اختیار ہو۔جسے وہ بینکوں اوردوسرے مالی اداروں کو مالی امدادفراہم کرکے حاصل کرے'اس کے ساتھ ہی اسے یہ اختیار بھی ہوکہ بینک جولین دین کرتے ہیں اس پرکم سے کم اورزیادہ سے زیادہ نفع میں حصہ داری کا تناسب مقرر کرے اورحالات کے لحاظ سے اس میں ردوبدل کرتا رہے۔مزید برآں اسٹیٹ بینک کو یہ اختیار دیا جائے کہ وہ بینکوں کے لئے ان کی مال کاری بچت اورامانات پرکم سے کم اورزیادہ سے زیادہ نفع کی شرحوں کومتعین کرے۔ان شرحوں میں حالات اورضرورت کے مطابق ردوبدل کیا جاسکتاہے۔اسٹیٹ بینک کی تجارتی بینکوں سے نفع ونقصان میں حصہ داری کے اصول کومزیدواضح کرنے کے لئے چندفرضی مثالیں مندرجہ ذیل ہیں۔

تجارتی بینک کومالی امداد دینے پر اسٹیٹ بینک کی نفع اورنقصان میں حصہ داری

منافع کی تقسیم کی مثال

(الف)تجارتی بینک

ایک سال کے دوران تجارتی بینک کے قرضہ جات اورسرمایہ کاری	قرضے کی مدت	نمبر۱اوردوکا حاصل ضرب
نمبر۱	نمبر۲	نمبر۳
۱۔۲۰۰	۱۵دن	۳'۰۰۰
۲۔۲۰۰	۳۰دن	۶'۰۰۰
۳۔۲۰۰	۹۰دن	۱۸'۰۰۰
۴۔۲۰۰	۱۸۰دن	۳۶'۰۰۰
۵۔۲۰۰(ایک سال یااس سے زیادہ مدت کے لئے)	۳۶۵دن	۷۳'۰۰۰

تجارتی بینکوں کا مفروضہ نفع یا نقصان: ۱۰۰ روپے میزان ۱٬۳۶٬۰۰۰

(ب) اسٹیٹ بینک

تجارتی بینک کو دی گئی مالی امداد	مدت جس کے لئے امداد دی گئی	نفع یا نقصان کا تناسب	۱۔ ۲۔ ۳۔ کا حاصل ضرب
(۱)	(۲)		(۳)
۱۔ ۲۰	۱۵ دن	۵ء	۱۵۰
۲۔ ۲۰	۳۰ دن	۵ء	۳۰۰
۳۔ ۲۰	۹۰ دن	۵ء	۹۰۰
۴۔ ۲۰	مثلاً کچھ ۱۸۰ دن	ترجیحی شعبوں کے لئے)	
۵۔ ۲۰	۳۶۵	۵ء	۳۶۵۰
میزان	۵۰۰۰		
۵۰۰ x ۱۰۰: ۳ء۶۷	(۱)	۱۳۶۰۰۰ ۱	

تجارتی بینکوں کے مجموعی نفع ونقصان میں اسٹیٹ بینک کا حصہ

مثال نمبر ۲

تجارتی بینک کو دی گئی مالی امداد مدت جس کے لئے امداد نفع کی تقسیم کا تناسب ۱۔ ۲۔ ۳۔ ۳ حاصل ضرب دی گئی

(۱)		(۲)		(۳)
۱۔	۲۰	۱۵ دن	۰ء۶	۱۸۰
۲۔	۲۰	۳۰ دن	۰ء۶	۳۶۰
۳۔	۲۰	۹۰ دن	۰ء۶	۱۰۸۰
۴۔	۲۰	(مثلاً ترجیحی ۱۸۰ دن شعبوں کے لئے)	۰ء۱	۳۶۰
۵۔	۲۰	۳۶۵ دن	۰ء۶	۴۳۸۰
	میزان	۶۳۶۰		

☆تیقن ان الدنیا دار محن وبلاء ومنغصات وکدر فاقبلها علی حالها واستعن بالله.☆

تجارتی بینکوں کے مجموعی نفع ونقصان میں اسٹیٹ بینک کا حصہ۔ ۶۲۳۶۰×۱۰۰ :۴ء۶۸

۱ ۱۳۶۰۰۰

مثال نمبر۳

تجارتی بینک کو دی گئی امداد		مدت جس کے لئے امداد دی گئی	نفع ونقصان کی تقسیم کا تناسب	۱۔ ۲۔ ۳۔ کا حاصل ضرب
نمبر۱		نمبر۲	نمبر۳	
۱۔	۲۰	۱۵دن	۰ء۷۵	۲۲۵
۲۔	۲۰	۳۰دن	۰ء۷۵	۴۵۰
۳۔	۲۰	۹۰دن	۰ء۷۵	۱٬۳۵۰
۴۔	۲۰	(مثلاً ترجیحی ۱۸۰دن شعبوں کے لئے)	۰ء۳۰	۱٬۰۸۰
۵۔	۲۰	۳۶۵دن	۰ء۷۵	۵۴۷۵
		میزان	۸٬۵۸۰	

تجارتی بینکوں کے نفع ونقصان میں اسٹیٹ بینک کا حصہ ۸۵۸۰×۱۰۰ :۶ء۳۱

۱ ۱٬۳۶۰۰۰

مثال نمبر۴

تجارتی بینک کو فراہم کی گئی مالی امداد		مدت جس کے لئے امداد دی گئی	نفع یا نقصان کی تقسیم کا تناسب	۱۔۲۔۳۔ کا حاصل ضرب
(۱)		(۲)	(۳)	
۱۔	۲۰	۱۵دن	۰ء۹	۲۷۰
۲۔	۲۰	۳۰دن	۰ء۹	۵۴۰
۳۔	۲۰	۹۰دن	۰ء۹	۱٬۶۲۰

۴۔	۲۰	مثلاً ترجیحی ۱۸۰ دن	۳ء۰	۱،۰۸۰

شعبوں کے لئے)

۵۔	۲۰	۳۶۵ دن	۹ء۰	۶۵۷۰
	میزان	۱۰،۰۸۰		

تجارتی بینکوں کے نفع یا نقصان ۱۰،۰۸۰ x ۱۰۰ : ۷ء۴۱

میں اسٹیٹ بینک کا حصہ ۱،۳۶۰۰۰ ۱

نقصان میں شراکت کی مثال

نقصان کی صورت میں ہر حصے کی تقسیم اس طرح ہوگی

۱۔تجارتی بینک کامفروضہ نقصان ۱۰۰ روپے

۲۔تجارتی بینک کی جانب سے پیشگیوں اور سرمایہ کاری کی صورت میں دی ۱۳۶،۰۰۰ گئی رقم کا یومیہ حاصل ضرب

۳۔اسٹیٹ بینک کی جانب سے کمرشل بینک کودی گئی مالی امداد کا روزانہ ۱۳،۶۰۰ حاصل ضرب

نقصان میں اسٹیٹ بینک کا حصہ ۱۳،۶۰۰x۱۰۰ : ۱۰ء۰۰

۱۳۶،۰۰۰

نقصان میں تجارتی بینک کا حصہ ۱۲۲،۴۰۰ : ۹۰ء۰۰

۱۳۶،۰۰۰

۴۔۱ اسٹیٹ بینک کے قابل وصول نفع میں حصہ داری کے تناسب میں ردوبدل سے جس پر وہ بینکوں اور مالی اداروں کوامداد دے گا اس نفع کی حد متاثر ہوگی جو یہ ادارے اسٹیٹ بینک سے مدد لے کر قرض کی شکل میں فراہم کرتے ہیں، گویا جب اسٹیٹ بینک اپنا تناسب کم کردے گا تو ان کے نفع کی حد بڑھ جائے گی اور جب اس تناسب میں اضافہ ہوگا تو ان کے نفع کی حد میں کمی ہو جائے گی۔اسی طرح بینکوں کی طرف سے نفع کی انتہائی اور کمترین نسبت میں تبدیلی سے بینک کا روپیہ لگانے والوں کے نفع کی حد پر اثر پڑے گا اور ان کی بینک کی رقوم کی طلب کو اسی طرح متاثر کیا جا سکے گا جس طرح

☆کل ما اصابک فاجرہ علی اللہ من الہم والغم والحزن والجوع والفقر والمرض والدین والمصائب۔☆

مرکزی شرح متاثر کرتی ہے۔اس سے بڑھ کر یہ کہ مختلف معاشی سرگرمیوں میں نفع میں حصہ داری کی نسبت میں امتیاز کرنے سے وسائل کی تخصیص کو متاثر کیا جاسکے گا۔تاکہ قومی پالیسی کے مقاصد کا حصول ممکن ہو سکے۔

۴۔۱۹ اس سے پہلے اسٹیٹ بینک کی طرف سے نفع نقصان کی تقسیم کے اصول پر تجارتی بینک یا مالیاتی اداروں کو دی گئی رقم کی ایک فرضی مثال دی جا چکی ہے۔اسی بنیاد پر تجارتی بینک اور مالیاتی اداروں کی ان کے گاہکوں کو دی گئی رقم کی مثال نیچے پیش کی جارہی ہے۔

۱۔اسٹیٹ بینک قانوناً جدولی بینکوں اوردوسرے مالی اداروں کے لئے نفع میں حصہ داری کی انتہائی اورکم سے کم نسبت مقرر کرسکتا ہے۔ایک واحد شرح مقرر کرنے کے بجائے انتہائی اور کم سے کم حد مقرر کردینے میں مصلحت یہ ہے کہ متعلقہ بینک اپنے گاہکوں کی حیثیت دیکھ کر اوردوسرے بینکوں سے مسابقت کی اہلیت کے پیش نظر اپنی صوابدید کو کام میں لاسکیں۔ساتھ ہی ساتھ اس انتظام سے بینک اگر رقم طلب کرنے والوں میں بے جا امتیاز برتنا چاہے گا تو اس کی روک تھام میں بھی مدد ملے گی۔

۲۔نفع میں حصہ داری کی انتہائی اورکمترین حد کو معیشت کے مختلف شعبوں میں باہمی ترجیحات اداروں اور مقاصد میں فرق کے پیش نظر مقرر کیا جاسکتا ہے۔بینک اگر مناسب سمجھے تو کسی بھی ادارے‘شعبے یا مقصد کے لئے غیر سودی قرضے بھی فراہم کرسکتا ہے۔اوراعادہ مالکاری (Refinancing) بھی کرسکتا ہے۔

۳۔بینکوں اوران کے گاہکوں کے درمیان نقصان کی تقسیم کاروبار میں ان کے لگائے ہوئے سرمائے کے تناسب سے ہوگی۔

نفع میں حصہ داری کی نسبتیں حسب ذیل ہیں۔

نفع میں بینک کی حصہ داری کی نسبتیں

شعبہ/مقصد	زیادہ سے زیادہ	کم سے کم
۱۔صنعت		
(الف) قائم سرمایہ کاری	۵۰ فیصد	۴۰ فیصد

(ب)رواں سرمایہ	۶۵فیصد	۵۵فیصد
۲۔برآمدات اورچھوٹے پیمانے کا کاروباراورصنعت	۲۰فیصد	۱۰فیصد
۳۔باقی تمام شعبے/مقاصد	۷۰فیصد	۶۰فیصد

بینک کی اپنے گاہکوں کے ساتھ نفع ونقصان کی تقسیم کے سلسلے میں فرضی مثالیں۔

ا۔صنعتیں

ا۔فرض کردہ نفع ۴۰۰روپے

۲۔صنعت کااپناسرمایہ ۱۰۰۰روپے

۳۔بینک کی رقوم

(الف) قائم سرمایہ کاری کے لئے ۱۰۰۰روپے

(ب)رواں سرمایہ کاری کے لئے ۱۰۰۰روپے

نفع کی تقسیم اس طرح ہوگی۔

کوائف	رقم	مدت جس کے لئے سرمایہ لگایا گیا	ا۔۲ کا حاصل ضرب
نمبرا	نمبر۲		
ا۔صنعت کااپناسرمایہ	۱۰۰۰	۳۶۵دن	۳۶۵٬۰۰۰
۲۔بینک کی رقوم (الف) قائم سرمایہ کے لئے	۱۰۰۰	۳۶۵دن	۳۶۵٬۰۰۰
(ب)رواں سرمایہ کے لئے	۱۰۰۰	۱۸۰دن	۱۸۰٬۰۰۰
	میزان		۹۱۰٬۰۰۰

بینک کاحصہ	کم سے کم	زیادہ سے زیادہ

(الف) قائم سرمایہ کاری کے لئے مہیا کردہ مالیات پر۳۶۵٬۰۰۰x۴۰۰x۵۰/۴۰:۲۲ء۸۰ ۱۸ء۴

۹۱۰۰۰۰ ۱ ۱۰۰

(ب)رواں سرمایہ کاری کے لئے مہیا کردہ مالیات پر۱۸۰۰۰۰x۴۰۰x۶۵/۵۵:۴۳ء۵۱٬۵۲ء۳

☆لاتتوقع الحوادث ولا تنتظر السوء ولا تصدق الشائعات ولا تستسلم للأراجيف.☆

۹۱۰۰۰۰ ۱ ۱۰۰

میزان ۶۵ء۱۳۱۰۷ء۷

نفع میں تنظیم کار کا حصہ	کم سے کم	زیادہ سے زیادہ
	۲۶۸ء۳۵	۲۹۲ء۳۰

نقصان کی تقسیم مندرجہ ذیل تناسب سے ہوگی'

(۱) نقصان میں بینک کا حصہ ۲۴۰:۵۴۵۰۰۰x۴۰۰

۹۱۰۰۰۰

(۲) نقصان میں تنظیم کار کا حصہ ۱۶۰:۴۰۰x۳۶۵۰۰۰

۹۱۰'۰۰۰

۲۔ برآمدات اور چھوٹے پیمانے کا کاروبار اور صنعت

۱۔ فرض کردہ منافع ۴۰۰روپے

۲۔ تنظیم کار کے اپنے وسائل ۱۰۰۰روپے

۳۔ بینک کی رقم ۱۰۰۰روپے

نفع کی تقسیم اس طرح ہوگی۔

کوائف	مقدار (۱)	مدت جس کے لئے سرمایہ لگایا گیا (۲)	نمبر۱۔۲۔ کا حا
۱۔ اپنا سرمایہ	۱۰۰۰	۱۸۰دن	۱۸۰۰۰۰
۲۔ بینک کی رقم	۱۰۰۰	۱۸۰دن	۱۸۰۰۰۰
	میزان	۳۶۰۰۰۰	

نفع میں بینک کا حصہ	زیادہ سے زیادہ	کم سے کم
	۴۰ء۰۰	۲۰ء۰۰

۱۰/۲۰x۴۰۰x۱۸۰۰۰۰ ۱۰۰ ۱ ۳۶۰۰۰

نفع میں منتظم کا حصہ	کم سے کم	زیادہ سے زیادہ

☆اکثر مایخاف لایکون وغالب مایسمع من مکروہ لایقع وفی اللہ کفایۃ وعندہ رعایۃ ومنہ العون .☆

۳۶۰٫۰۰ ۳۸۰٫۰۰

اگر نقصان ہو تو اسے مندرجہ ذیل شرح سے تقسیم کیا جائے گا۔

مفروضہ نقصان ۴۰۰ روپے

(۱) نقصان میں بینک کا حصہ ۴۰۰x۱۸۰۰۰۰ / ۳۶۰۰۰۰ ۲۰۰ روپے

(۲) نقصان میں تنظیم کار کا حصہ ۴۰۰x۱۸۰۰۰۰ / ۳۶۰۰۰۰ ۲۰۰ روپے

۴۔۲۰ موجودہ نظام میں مرکزی شرح سود میں تبدیلیاں نہ صرف بینکوں کے قرضے کی شرحوں کو متاثر کرتی ہیں بلکہ دوسرے مالیاتی اداروں کو بھی۔علاوہ ازیں یہ تبدیلیاں مختلف نوع کی بچتوں اور میعادی امانتوں کی شرح سود کو متاثر کرتی ہیں۔چنانچہ مرکزی شرح سود میں تبدیلیاں اعتبار کی طلب میں بھی تبدیلیاں لاتی ہیں اور بینکوں کی تحریک شدہ بچتوں میں بھی۔یہ پہلے ذکر ہو چکا ہے کہ نئے نظام کے تحت بھی مرکزی بینک نفع/نقصان میں حصہ داری کے تناسب میں ردوبدل کر کے بینک کی مالکاری کی طلب کو منضبط کرنے کی پوزیشن میں رہے گا۔مرکزی بینک کی ہدایات کے ذریعے (جدید) بینکاری نظام کے تحت ان اوزان کے لحاظ کے ساتھ جو بینکوں کے منافع کی تقسیم میں ملحوظ رکھے جاتے ہیں مثلاً ان کا سرمایہ زر محفوظ اور مختلف قسم کی امانات، بچتوں کی حرکت پذیری کو متاثر کرنا ممکن ہونا چاہئے۔(۳) (جاری ہے)

حواشی

۱۔ملاحظہ ہو ابتدائیہ اسٹیٹ بینک آف پاکستان ایکٹ ۱۹۵۶ء۔

۲۔اس میں ادا شدہ سرمایہ اور محفوظات حساب نفع ونقصان میں مندرجہ واجب الوصول قرضے اور اسٹیٹ بینک سے حاصل کردہ قرضے شامل ہیں۔

۳۔مختلف قسم کی امانات، محفوظات اور بینکوں کے سرمائے کے درمیان بینکوں کے منافع کی تقسیم کی فرضی مثال تجارتی بینکوں کے باب میں دی گئی ہے۔

....

☆لا تجالس البغضاء والثقلاء والحسدة فانهم حمى الروح وهم ربل الكدر وحمل الاحزان.☆